امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر ۵

وُضو اور سائنس

تخریج شدہ

اس رسالے میں ملاحظہ فرمایئے...

- وضو اور ہائی بلڈ پریشر
- قوتِ حافظہ کیلئے
- منہ کے چھالے
- ٹوتھ برش کے نقصانات
- اندھا پن سے تحفظ
- باطنی وضو

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ

مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

وُضو اور سائنس

یہ بیان مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُضو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالا مال ہوں گے۔

﴿یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے طلباء کے دوروزہ اجتماع (محرم الحرام ۱۴۲۱ھ) نوابشاہ پاکستان میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ احمد رضا ابن عطار عفی عنہ﴾

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرودِ پاک پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔" (مُسند ابی یعلی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحِب کا بیان ہے، میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک طالبِ علم کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سُوال کیا، وُضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہوگیا۔ اُس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وُضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مَسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصر رہا، وہ چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا، "اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تحفُّظ حاصل ہو جاتا ہے۔" یہ سن کر وُضو میں گردن کے مَسح کی حکمت میری سمجھ میں آگئی لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مغربی جرمنی کا سیمینار

مغربی مُمالک میں مایوسی یعنی (Depression) کا مرض ترقّی پر ہے، دماغ فیل ہو رہے ہیں۔ پاگل خانوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جا رہا ہے۔نفسیاتی اَمراض کے ماہِرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فزیوتھراپسٹ کا کہنا ہے، مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا، ''مایوسی (Depression) کا علاج اَدوِیات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔'' ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ ''میں نے ڈپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار مُنہ دُھلائے کچھ عرصے کے بعد ان کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بہت افاقہ ہوگیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دِن میں کئی مرتبہ ہاتھ منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔''

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وُضو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اِسپیشلسٹ کا بڑے وُثوق کے ساتھ کہنا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وُضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے، ''نفسیاتی اَمراض کا بہترین علاج وُضو ہے۔'' مغربی ماہرین نفسیاتی مریضوں کو وُضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وُضو اور فالج

وُضو میں ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نظام مُطّلع ہوجاتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دماغ کی رگوں کی طرف اس کے اثرات پہنچتے ہیں۔ وُضو میں پہلے ہاتھ دھونے، پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مُبتَلا ہوسکتا ہے!

مسواک کا قدردان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضو میں مُتعدد سنّتیں ہیں اور ہر سنّت مخزنِ حکمت ہے۔ مسواک ہی کو لے لیجئے! بچّہ بچّہ جانتا ہے کہ وُضو میں مسواک کرنا سنّت ہے اور اِس سنت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے، سوئیزرلینڈ میں ایک نومسلم سے میری ملاقات ہوئی اس کو میں نے تحفۃً مسواک پیش کی اُس نے خوش ہو کر اُسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو انچ کا چھوٹا سا مسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا، میری اسلام آوری کے وَقت مسلمانوں نے مجھے یہ تحفہ دیا تھا۔ میں بہت سنبھال سنبھال کر اس کو استعمال کر رہا تھا یہ ختم ہونے کو تھا لہٰذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مسواک عِنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا ہمارے یہاں کے ڈینٹسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا میں نے مسواک کا استعمال شروع کیا تھوڑے ہی دِنوں میں مجھے افاقہ ہوگیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اتنی جلدی تمہارا مرض دُور نہیں ہوسکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہوچکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت مسواک ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو مسواک دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قُوّت حافظہ کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسواک میں بیشمار دِینی و دُنیوی فوائد ہیں۔ اِس میں مُتعدّد کیمیاوی اَجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔ حضرتِ مولیٰ مشکل کُشا علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وجہہُ الکریم، حضرتِ عطاء رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانِ عالیشان ہے، "مسواک سے قوّتِ حافِظہ بڑھتی، دَردِ سر دُور ہوتا اور سَر کی رگوں کو سکون ملتا ہے، اِس سے بلغم دُور، نظر تیز، مِعدہ دُرست اور کھانا ہضم ہوتا ہے، عقل بڑھتی، بچّوں کی پیدائش میں اِضافہ ہوتا، بڑھاپا دیر میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔" (ملخصاً حاشیۃ الطحطاوی، ص ۶۸)

مسواک کے بارے میں تین احادیث مبارکہ

۱۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارک گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے۔"

(صحیح مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۲۸ افغانستان)

۲۔ جب سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۵۷ دارِ احیاء التراث العربی)

۳۔ تم مسواک کو لازِم پکڑلو کہ یہ مُنہ کو پاک کرنے والی اور ربّ تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔

(مُسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹ دارالفکر بیروت)

مُنہ کے چھالے

اَطِبّاء کا کہنا ہے، "بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیزابیت سے مُنہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اِس مرض سے خاص قسم کے جراثیم مُنہ میں پھیل جاتے ہیں۔ اس کیلئے منہ میں تازہ مسواک مَلیں اور اس کے لعاب کو کچھ دیر تک منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔"

ٹوتھ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق، اسّی فیصد امراض معدہ اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔" عُموماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے مَسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے امراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ٹوتھ برش مسواک کا نعم البدل نہیں بلکہ ماہرین نے اعتراف کیا ہے:۔

۱ جب برش کو ایک بار استعمال کر لیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نَشو ونُما پاتے رہتے ہیں۔

۲ برش کے باعِث دانتوں کی اُوپری قُدرتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے۔

۳ برش کے استعمال سے مسوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خلاء (Gap) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرّات اٹکتے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ اس سے نظر کمزور ہو جاتی بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

ہوسکتا ہے آپ کے دِل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مسواک استعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں۔ میرے بھولے بھالے اسلامی بھائی! اس میں مسواک کا نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ) اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابق مسواک استعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مسواک مل کر وضو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہئے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ "رسمِ مسواک" ادا کرتے ہیں!

"مسواک کرنا سُنّت ہے" کے چودہ حُروف کی نسبت سے مسواک کے چودہ مَدَنی پھول

۱﴾ مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ۲﴾ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

۳﴾ اس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلاء (Gap) کا باعِث بنتے ہیں۔

۴﴾ مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کرلیں۔ ۵﴾ اس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیں کہ رَیشے اُس وَقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے۔ ۶﴾ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ۷﴾ جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے۔ ۸﴾ ہر بار دھو لیجئے۔ ۹﴾ مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔ ۱۰﴾ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے۔ ۱۱﴾ چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھ جانے اور ۱۲﴾ مُٹھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ ۱۳﴾ مسواک وُضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتہ سنتِ مؤکدہ اُسی وقت ہے جبکہ مُنہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رَضَویہ ج ۱ ص ۲۲۳ رضا فاؤنڈیشن) ۱۴﴾ مستعمل (یعنی استعمال شدہ) مسواک کے رَیشے اور جب یہ ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ آلۂ ادائے سنّت ہے کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیں یا سمندر میں ڈال دیجئے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۷ تا ۱۸ کا مُطالعہ فرمالیجئے۔)

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

وُضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کی حکمتیں مُلاحظہ ہوں۔مختلف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دِن ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو ہاتھ جلد ہی ان جلدی اَمراض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ۱﴿ ہاتھوں کے گرمی دانے ۲﴿ جلدی سوزِش ۳﴿ ایگزیما ۴﴿ پھپھوندی کی بیماریاں ۵﴿ جلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں (Rays) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام مُتحرِّک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حِکمتیں

پہلے ہاتھ دھولئے جاتے ہیں جس سے وہ جراثیم سے پاک ہو جاتا ہے ورنہ یہ کُلّی کے ذَرِیعہ مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر متعدد اَمراض کا باعِث بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذَرِیعے لاتعداد مُہلِک جراثیم نیز غذا اجزاء ہمارے مُنہ اور دانتوں میں لُعاب کے ساتھ چپک جاتے ہیں چُنانچہ وُضو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعہ مُنہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔اگر منہ کو صاف نہ کیا جائے تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ۱﴿ ایڈز کہ اس کی اِبتدائی علامات میں منہ کا پکنا بھی شامل ہے۔۲﴿ منہ کے کناروں کا پھٹنا ۳﴿ منہ اور ہونٹوں کی داد قوبا (Moniliasis) ۴﴿ منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ نیز روزہ نہ ہو تو غَرغرہ کرنا بھی سنّت ہے اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والا کوّے بڑھنے (Tonsil) اور گلے کے بہت سارے امراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کی حِکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہوا دَرکار ہوتی ہے جو جراثیم، دھوئیں اور گرد وغُبار سے پاک ہو اور اس میں اَسّی فیصد رطوبت یعنی تری ہو اور جس کا درجۂ حرارت نوّے درجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ایسی ہوا فراہم کرنے کیلئے اللہ عزوجل نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کر مَرطوب یعنی نم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نَمی پیدا کرتی ہے۔صفائی اور دیگر سخت کام نتھنوں کے بال سرانجام دیتے ہیں۔ناک کے اندر ایک خُوردبینی یعنی (Microscorpic) جھاڑو ہے۔اس جھاڑو میں غیر مَرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے ذریعے داخل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔نیز ان غیر مَرئی رُوؤں کے ذِمّے ایک اور دِفاعی نظام بھی ہے جسے اِنگریزی میں Lysozium کہتے ہیں۔ناک اس کے ذریعے سے آنکھوں کو Infection سے محفوظ رکھتی ہے۔ الحمدللہ عزوجل وُضو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اَہم ترین آلے ناک کی صفائی

ہوجاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی بَرقی رَو سے ناک کے اندرونی غیر مَرئی رُؤوں کی کارکردگی کو تقویت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضو کی برکت سے ناک کے بے شمار پیچیدہ امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غسل (یعنی وُضو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔

چہرہ دَھونے کی حکمتیں

آج کل فضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلودگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔ مختلف کیمیاوی مادے سیسہ وغیرہ مَیل کچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ پر جمتا رہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی امراض سے دوچار ہوجائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا Eye, Water, Health اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ "اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔" چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہرینِ حُسن وصحت اس بات پر متفق ہیں کہ ہر طرح کے Cream اور Lotion وغیرہ چہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چہرے کو کئی بار دھونا لازمی ہے۔ "امریکن کونسل فار بیوٹی" کی سرکردہ ممبر **"بیچر"** نے کیا خوب انکشاف کیا ہے، کہتی ہے، "مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضو سے ان کا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔" محکمۂ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے، "چہرے کے اِلرجی سے بچنے کیلئے اس کو بار بار دھونا چاہئے۔" اَلحمدللہ عزوجل ایسا صِرف وُضو کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اَلحمدللہ وُضو میں چہرے دھونے سے چہرے کا مَساج ہوجاتا، خون کا دوران چہرے کی طرف رَواں ہوجاتا، مَیل کچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا حُسن دوبالا ہوجاتا ہے۔

اندھا پن سے تَحفُّظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میں آنکھوں کے ایسے مرض کی طرف توجُّہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رطوبتِ اَصلیہ تری کم یا ختم ہوجاتی ہے اور مریض آہستہ آہستہ اندھا ہوجاتا ہے۔ طِبّی اُصول کے مطابق اگر بھنوؤں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اس خوفناک مرض سے تحفُّظ حاصل ہوسکتا ہے۔ اَلحمدللہ عزوجل وُضو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اِس طرح اس کی بھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجاتے ہیں وہ سُنیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج ایل کہتا ہے، "منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ خلال (کی سنت ادا کرنے کی برکت) سے جُوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے پٹھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔"

کُھنیاں دھونے کی حکمتیں

کُہنی پر تین بڑی رَگیں ہیں جن کا تعلُّق بِالواسِطہ (Direct) دِل، جگر اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصّہ عُموماً ڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا نہ لگے تو مُتعدِّد دماغی اور اَعصابی امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔ وُضو میں کہنیوں سمیت ہاتھ دھونے سے دِل، جگر اور دماغ کو تقوِیَّت پہنچے گی اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل وہ امراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ کُہنیوں سَمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شدہ روشنیوں سے براہِ راست انسان کا تعلُّق قائم ہوجاتا ہے اور روشنیوں کا ہُجُوم ایک بہاؤ کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات یعنی کل پُرزے مزید طاقتور ہوجاتے ہیں۔

مَسح کی حکمتیں

سر اور گردن کے درمیان ''حَبلُ الْوَرِید'' یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلق ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وُضو کرنے والا گردن کا مسح کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رَو نکل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہوجاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اَعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اَعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحِب کا بیان ہے، میں فرانس میں ایک جگہ وُضو کررہا تھا۔ ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارِغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وَطنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اس عجیب وغریب سُوال پر میں چونکا مگر میں نے کہہ دیا، دوچار ہوں گے۔ پوچھا! ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا، وُضو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت، وہ بڑا حیران ہوا اور بولا، میں Mental Hospital میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اسباب کی تحقیق میرا مشغلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دماغ سے سارے بدن میں سِگنَل جاتے ہیں اور اَعضا کام کرتے ہیں ہمارا دماغ ہر وقت Fluid (مائع) کے اندر Float (یعنی تیرتا) کررہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی Rigid (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دماغ سے چند باریک رَگیں (Conductor) (مُوصِل) بن کر ہمارے گردن کی پُشت سے سارے جسم کو جاتی ہے۔ اگر بال بہت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کو پُشت کو خشک رکھا جائے تو ان رگوں یعنی (Conductor) دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہوجاتا ہے لہٰذا میں نے سوچا کہ گردن کی پشت کو دِن میں دوچار بار ضرور تَر کیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہوسکتے۔ مزید یہ کہ مَسح کرنے سے لُو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔

پاؤں دھونے کی حکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہلے Infection پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانی حصّہ سے شروع ہوتا ہے۔ وُضو میں پاؤں دھونے سے گردوغُبار اور جَراثیم بہہ جاتے ہیں اور بچے کُھچے جراثیم کی انگلیوں کے خِلال سے نکل جاتے ہیں جس سے نیند کی کمی، دماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی یعنی Depression جیسے پریشان کُن امراض دُور ہوتے ہیں۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کا بچا ہوا پانی

وُضو کا بچا ہوا پانی پینے میں شِفاء ہے۔ اس سلسلے میں ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے۔

۱﴾ اس کا پہلا اثر مَثانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی اور خوب کُھل کر پیشاب آتا ہے۔

۲﴾ اس سے ناجائز شہوت سے خلاصی حاصِل ہوتی ہے۔

۳﴾ جگر، مِعدہ اور مَثانے کی گرمی دُور ہوتی ہے۔ کسی برتن یا لوٹے سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔ (تبیین الحقائق، ج ۱، ص ۴۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

انسان چاند پر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وُضو اور سائنس کا موضوع چل رہا تھا اور آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زِیادہ رُجحان ہے بلکہ کئی لوگ ایسے بھی معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو انگریز مُحقِّقین اور سائنسدانوں سے کافی مَرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خِدمت میں عرض ہے کہ بہت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سَرگرداں ہیں اور میرے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں، دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آج سے تقریباً 1400 سال پہلے چاند سے بھی وَرَاءُ الْوَرَاء (یعنی دُور سے دُور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ حُضور سیِّدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے عُرس شریف کے موقع پر دارُالعُلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی میں مُنعقِد ہونے والے ایک مُشاعرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ "مصرعِ طرح" رکھا گیا تھا،

سَر وُہی سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حضرتِ صدرُ الشَّریعہ مُصنّفِ بہارِ شریعت خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا المفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے مُفسّرِ قرآن حضرتِ علّامہ عبدُ المصطفٰی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس مُشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اس کا ایک شعر مُلاحظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پر چاند کی انسان گیا   عرشِ اعظم سے وَراء طیبہ کا سُلطان صلی اللہ علیہ وسلم گیا

یعنی صِرف دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا! سچ پوچھو تو چاند بہت ہی قریب ہے، میرے میٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شہنشاہِ زمین و آسمان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات چاند کو بہت ہی پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بہت اوپر تشریف لے گئے۔

عرش کی عَقل دَنگ ہے چرخ میں آسمان ہے   جانِ مُراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

نُور کا کھلونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سائنسدان جس اب پہنچنے کا دعویٰ کر رہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعِ فرمان ہے۔ چُنانچہ اَلْخَصَائِصُ الْکُبریٰ میں ہے، ''سلطانِ دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدُ الْمُطَّلِب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ کے) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نُبُوّت پر دَلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اَسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چنانچہ، ''میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گہوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُنگلی سے اشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔'' فرمایا، ''میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سُنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الٰہی عزوجل کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔'' (الخصائصُ الکبریٰ ج ۱ ص ۹۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مہد میں   کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک مَحبت والے نے کہا ہے،

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے   یہ سَراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا

مُعجزۂ شقُّ القَمَر

کُفّارِ مکہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ جادو کا اثر اَجرامِ فلکی پر نہیں ہوتا تو چُونکہ وہ اپنے زُعمِ باطل میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ عزوجل جادوگر سمجھتے تھے اسلئے ایک روز جمع ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نشانِ نُبوّت طلب کیا۔ فرمایا، کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگے، اگر آپ سچّے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیے۔ آپ نے فرمایا، آسمان کی طرف دیکھو اور اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا، گواہ رہو! انہوں نے کہا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نظر بندی کر دی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ ۲۷، سورۃُ القمر کی پہلی اور دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اقتربت السّاعة وَانشقّ القمرُ وانْ يروْا اٰية يعرِضُوا ويقوْلُوْا سحر مستَمر

ترجمۂ کنزالایمان : ''قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور اگر دیکھیں
کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔''

(ماخوذ از تفسیر البحر المحیط ج۸ ص ۱۷۱ ، دار الکتب العلمیة بیروت)

اِشارے سے چاند چیر دیا چُھپے ہوئے خُور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تُواں تمہارے لئے

صرف اللہ عزّوجل کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! وُضو کے طِبّی فوائد سن کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فنِّ طِب ظنّیات پر مبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حتمی نہیں ہوتیں۔ بدلتی رہتی ہیں۔ ہاں اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سنّتوں پر عمل طِبّی فوائد کیلئے نہیں صرف رِضائے الٰہی عزوجل کی خاطر کرنا چاہئے۔ لہٰذا اِس لئے وُضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تا کہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں، سفرِ مدینہ اِس لئے کرنا کہ آب وہوا تبدیل ہو جائے گی، گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے کچھ دن سکون لے گا یا دینی مُطالعہ اِس لئے کرنا کہ ٹائم پاس ہو جائے گا۔ اِس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عزوجل کو خوش کرنے کے لئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وُضو بھی ہمیں اللہ عزوجل کی رِضا کیلئے ہی کرنا چاہئے۔

باطنی وُضو

حضرتِ سیدُنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''اِحیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں، جب وضو سے فارِغ ہو کر نماز کی طرف مُتوجِّہ ہو تو غور کرے کہ جسم کے وہ حصّے جن پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے ان کی ظاہری پاکیزگی تو حاصل کر لی ہے اب دِل جو کہ ربّ تعالٰی کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک کئے بغیر اللہ تعالٰی سے مناجات کرنے میں حَیاء کرنی چاہیئے، دِل کی طہارت توبہ کرنے اور بُری عادتیں ترک کرنے سے ہوتی ہے اور اچھے اخلاق اپنانا زیادہ بہتر ہے۔ ظاہری پاکی حاصل کر کے باطنی طہارت سے محروم رہنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے بادشاہ کو اپنے یہاں تشریف لانے کی دعوت دی اور اُس کے خیر مقدم کیلئے گھر کے باہری حصّے پر رنگ و روغن کیا مگر اندرونی حصّے کی صفائی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے نجاستوں سے لِتھڑا ہوا چھوڑ دیا تو ایسا شخص انعام و اکرام کا نہیں بلکہ بادشاہ کے غصّے اور ناراضگی کا مستحق ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۱۶۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّت سائنسی تحقیق کی مُحتاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! سنّت کو سائنس کی تحقیق کی حاجت نہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سائنس کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اتباعِ سائنس نہیں اتباعِ سنت ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہرین برسہا برس کی عَرَق ریزی کے بعد رِزلٹ کا دَرِیچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مسکراتی، نور برساتی سنّتِ مُصطفوی ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ گھومئے، جتنا چاہے عیش و عشرت کیجئے، اونچے اونچے مکانات تعمیر کروا دیئے۔ خوشی و شادمانی کا چاہے جتنا بھی سامان مُہیا کر لیجئے مگر آپ کو سُکونِ قلب مُیسّر نہیں آئے گا سُکونِ قلب صرف صرف یادِ خُدا عزَّوجلَّ ہی میں ملے گا۔ دل کا چین عشقِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سائنسی آلات T.V اور V.C.R کے رُوبرُو نہیں اتباعِ سنّت میں ہی نصیب ہوں گی۔ اگر آپ واقعی دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نمازوں اور سنّتوں کو مضبوطی سے تھام لیں اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا اپنا معمول بنالیجئے۔ ہر اسلامی بھائی نیت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں تیس دن اور ہر ماہ تین دن سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا کروں گا۔

اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل